

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی خیبر پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورہ 16 دسمبر 2016ء بمطابق

16 ربیع الاول 1438 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ O وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
أَمُوتٌ بَلْ ءَحْيَاءٌ وَلَكِنَّ لَا تَشْعُرُونَ O وَلَنَبَلِّغُنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ  
وَالْأَنْفُسِ وَالْعَمَلِ وَاللَّامِئَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ O الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

(ترجمہ): اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔ ارشاد ہے " اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو لوگ خدا کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔ اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنادو۔ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب! جی، مفتی فضل غفور صاحب! آج چونکہ ہماری تاریخ کا ایک بہت افسوسناک دن ہے اور آج ہم نے یہ Decide کیا کہ ہم اپنا جو آج کا ایجنڈا ہے، یہ ایجنڈا انشاء اللہ ہم Monday کو ڈالیں گے تو سب سے پہلے میں مفتی فضل غفور صاحب کو ریکویسٹ کروں گا کہ اس کیلئے جو ہمارے بچے شہید ہوئے اور ان کے لواحقین کیلئے اور ان بچوں کی شہادت کی قبولیت کیلئے دعا کریں۔  
مولانا مفتی فضل غفور: دعا و کبریٰ جی۔

(اس مرحلہ پر آرمی پبلک سکول کے شہداء کیلئے دعا کی گئی)

جناب سپیکر: میں صرف اتنا چاہوں گا کہ عنایت خان! آپ اور مفتی جانان صاحب دو منٹ اس کیلئے ایک Tribute پیش کریں گے، اس کے بعد ہم اس اجلاس کو Adjourn کریں گے۔ جی عنایت خان۔

سانحہ آرمی پبلک سکول کے شہداء کو خراج عقیدت

عنایت اللہ { سینئر وزیر وزیر (بلدیات) } : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔  
یہ انگریزی کے ایک شاعر TS. Elliott کا مشہور شعر ہے کہ انہوں نے اپریل کے بارے میں کہا ہے کہ:

April is the cruelest month  
Bringing Lilac out of dead earth  
Mixing memory with desire

میں جب دسمبر کے بارے میں سوچتا ہوں تو میں سمجھتا ہوں کہ دسمبر ہمارے لئے The cruelest month ہے، اس کے بڑی Bad memories ہیں، ہماری تاریخ کے اندر اور 16 دسمبر کو سقوط ڈھاکہ ہوا، ہماری تاریخ کا ایک دلخراش واقعہ ہے، 16 دسمبر کو اے پی ایس کا واقعہ ہوا اور 7 دسمبر کو Plane crash کا واقعہ ہوا، اس لئے دسمبر ہمیشہ اپنے انتقامی جذبے کے ساتھ ہر سال نمودار ہوتا ہے اور اب تو ہمیں دسمبر سے ڈر لگتا ہے کہ دسمبر آئے گا تو اپنے ساتھ کوئی غم لے کر آئے گا لیکن ہم مسلمان ہیں اور ہمیں اپنے رب نے حکم دیا ہے کہ آپ زمانے کو مت کو سے، وقت اور حالات کو مت کو سے، اس لئے ہمیں اس پر یقین ہے، اس پر Belief ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم اس دنیا کیلئے ہیں، اس دنیا کیلئے نہیں ہیں اور ہمارے لئے ایک نہ ختم ہونے والی دنیا انتظار کر رہی ہے اور وہاں ہمارے اعمال کی بنیاد پر فیصلہ ہوگا۔ جناب سپیکر صاحب، 16 دسمبر چاہے وہ سقوط ڈھاکہ ہو، چاہے وہ اے پی ایس کا واقعہ ہو، جو کہ اس کے زخم بالکل

تازہ ہیں، ابھی پوری طرح مندرمل نہیں ہو چکے ہیں، وہ زخمی بچے آج بھی ہمارے سامنے ہیں، وہ معذور بچے آج بھی ہمارے سامنے ہیں، وہ اساتذہ آج بھی ہمارے سامنے ہیں، سکول کی وہ مینجمنٹ آج بھی ہمارے سامنے ہے کیونکہ اس کرناک اور تکلیف دہ سیچویشن سے نکلیں ہیں اور اس دن کی جو Memory ہے، وہ آج بھی ہمارے ذہنوں کے اندر تازہ ہے اور ہم ہر سال 16 دسمبر کو ان بچوں کی قربانیوں کو یاد کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے نتیجے میں جو نیشنل لیڈر شپ، تمام پولیٹیکل پارٹیز کی لیڈر شپ اس کے فوراً بعد گورنر ہاؤس میں اکٹھی ہوئی اور پوری سیاسی لیڈر شپ نے 20 نکات کے اوپر ایک ایجنڈا ترتیب دیا اور اس کے نتیجے میں قوم کے اندر ایک یکسوئی اور Integration کی فضا پیدا ہوئی اور اس کے نتیجے میں یہ جو War on terror ہے، اس کے اندر ہم نے پوری قوت کے ساتھ سب نے مل کر آگے ہم نے بڑھنا اور سیاسی قیادت اور عسکری قیادت سب ایک تیج پر ہوئیں اور اس کے نتیجے میں الحمد للہ اب ہمارے ان شہروں کی رونقیں بحال ہوتی جا رہی ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ان بچوں کی قربانیوں کے نتیجے میں اگر اس ملک کے اندر امن قائم ہوتا ہے، اس ملک کے اندر یکسوئی پیدا ہوتی ہے، اس ملک کے اندر ایک ہی قومیت، پاکستانی قومیت وہ ابھرتی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان قربانیوں کے نتیجے میں، آخرت میں ان کیلئے بھی اور قوم کیلئے اور ہمارے لئے بہتر رہے گا۔ ہم اس موقع پر ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں، ہم ان شہداء کو، ان کے Parents کو اور جو ان کے نوجوان بچے زخمی ہوئے ہیں، اپنا بچ ہوئے ہیں، ان کے ساتھ غم اور ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ جو دسمبر کا مہینہ مسلسل ہمارے لئے غم درد اور تکلیفوں کا مہینہ بنتا جا رہا ہے اور ہر سال دسمبر کے مہینے کے اندر کوئی نہ کوئی واقعہ ایسا ہو جاتا ہے کہ جس کے نتیجے میں ہمارے غم تازہ ہوتے ہیں، تو دسمبر کا مہینہ مستقبل میں ہمارے لئے خوشیاں لے آئے اور ہمارا یہ ملک نظر بد سے بچے اور جس مقصد کیلئے ہم نے یہ ملک حاصل کیا تھا کہ یہاں ایک اسلامی فلاحی ریاست ہوگی، یہاں غربت کا خاتمہ ہوگا، بیروزگاری کا خاتمہ ہوگا، یہاں لوڈ شیڈنگ نہیں ہوگی اور یہاں پر ہم پوری دنیا کے اور امت مسلمہ کے ایک قائد کی حیثیت سے یہ ملک ابھرے گا، ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ان بچوں کی قربانیوں کے نتیجے میں ایسا ہی ملک بنے اور جب ہم یہاں سے رخصت ہوتے ہیں تو ہم اپنے مستقبل کی نسلوں کیلئے ایک خوشحال، Prosperous، مضبوط، مستحکم، لوڈ شیڈنگ سے پاک، بیروزگاری سے پاک، بد امنی سے پاک، استحصال

سے پاک اور عدل پر مبنی ایک معاشرہ چھوڑ دیں تو یہ ہمارے Future generation کیلئے ایک تحفہ ہوگا ہماری طرف سے۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم اسی پاکستان کی طرف بڑھیں اور اکٹھے مل کر بڑھیں اور اس میں Positive, constructive role ادا کریں۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان!

راجہ فیصل زمان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: فیصل صاحب! اس کے بعد آپ بھی ایک دو منٹ کر لیں گے، اس کے بعد دو منٹ۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعمالكم عمالكم او كما قال صلى الله عليه وسلم۔ قابل صد احترام جناب سپیکر صاحب! یقینی طور باندی ما سرہ ہغہ الفاظ نشتہ چہ زہ د ہغہ شہداء بچو بارہ کنبہ ادا کرم خوستاسو حکم دے، جناب سپیکر! د 2008 نہ ونیسہ تر دغہ ورخ پوری تاسو یقین و کروی چہ دہ صوبہ کنبہ داسہ در دیدلی قصہ او واقعات شوی وی چہ یو رایادہ وی، دیو چہ ذکر کوہ نو بلہ بہ درتہ رایاد پری او ہغہ پسہ بہ مطلب دا دے چہ دویمہ بہ درتہ راخی۔ جناب سپیکر صاحب! دا بہ دہ صوبہ یا بد نصیبی وی او یا بہ خوش نصیبی وی خوانشاء اللہ العظیم د پبنتنو د دغہ خاورہ تاریخ د قربانو نہ دک دے چہ کلہ ہم دغہ صوبہ کنبہ یوہ لویہ واقعہ شوہ دہ، ہغہ خلقو دیر فراخدلی سرہ ہغہ قصہ چہ زرونو باندی ئے گتہ ایبنودہ دہ او قبولہ کروی ئے دہ، جناب سپیکر صاحب! تاسو د اللہ پہ ذات باندی یقین و کروی او پہ ما مہ کوئی چہ خنی وخت کنبہ سرے د مایوسہ شکار شی چہ دا قصہ او دا خبری او د خلقو دا مظلومیت و گوری، جناب سپیکر صاحب! دا کومہ واقعہ چہ شوہ دہ، زہ دغہ خلقو تہ صرف دا وایم چہ اللہ رب العالمین د تاسو تہ دلته ہم دہی اجر درکری او آخرت کنبہ د ہم درکری۔ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام حدیث مبارک دے چہ کلہ دیو سری بچہ مر شی یا ئے بچہ مرہ شی بیا د مرگ فرشتہ دا روح اللہ رب العالمین تہ حاضر کروی چہ دا روح مو درتہ راوړو، اللہ رب العالمین زمونہ ستاسو زرونو نہ خبر دے، بچہ دیر خواہہ دی او بچہ، بیا ورنہ تپوس و کروی چہ دہ بچہ نہ تا کلہ روح اخستونو دہی سری خہ کیفیت وو؟ کہ زمونہ پہ شان، زہ بہ خان یاد کرم، بی صبرہ خلق یو، ہغہ بہ ورتہ وائی

چہی ژړا وه، فریاد وو، چغې ئے وهلې او که صبرناک خلق وی، هغه الله رب العالمین ته وائی چہی هغوی وئیل چہی یا الله دا ستا یو نعمت وو، تا ماته راکړے وو، بس تا واخستو، زما ستا په ذات باندې صبر دے، بیا الله رب العالمین هغه فرشتو ته وائی چہی تاسو په دې باندې گواه اوسئ، دغه سړی د پاره ما یو مخصوص ځایې جنت کبني خوښ کړو، د دغه صبر په بدله کبني به دغه سړی ته، د ده مور پلار ته، د دغه بچی په وجه باندې هغه جنت ملاوېږی۔ جناب سپیکر صاحب! الله رب العالمین دې د دغه بچو وارثانو ته هغه جنت نصیب کړی او مونږ دغه بچو سره دغه درد کبني د دوئ والدینو سره مکمل دا صوبائی اسمبلی شریکه ده او الله رب العالمین د مونږ راتلونکی وخت کبني داسې واقعاتو، داسې مصائبو او داسې د مشکلاتو نه وساتی۔ زما به هم جناب سپیکر صاحب! الحمد لله مونږ مسلمانان یو، مونږ ته خپل پیغمبر ﷺ او صحابه او قرآن مونږ ته یو طریقہ پریښودلې ده، زما به تاسو ته درخواست وی چہی دا ټول ملگری یو ځل الحمد لله او درې ځلې قل هو الله احد، دا د او وائی او دغه صوبه کبني چہی څومره شهداء دی که هغه د پولیس دی، که هغه عوام دی، که هغه د فوج دی، که هغه دغه شان بچی دی، د هغوی د روح د پاره مطلب دا دے وراو بخښې، د هغوی د ایصال و ثواب د پاره نوزه به په دغه خبرو باندې دا خپلې خبرې ختمې کړم چہی تاسو اعلان و کړئ چہی یو ځل الحمد لله او درې ځلې قل هو چہی دا څومره شهداء دې صوبه کبني شوی دی، دا د هغوی روح پسې د او بخښلې شی۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

جناب سپیکر: بِسْمِ اللَّهِ، بلکه تاسو او وائی جی چہی۔

(اس مرحلہ پر تمام شهداء کے ایصال و ثواب کیلئے فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب سپیکر: احمد بہادر صاحب۔

جناب احمد خان بہادر: تھینک یو، مسټر سپیکر۔ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْهِ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔  
اللّٰهُ قَرَأَن كَبِنِي فَرْمَانِي وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَلٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ۔

16 دسمبر دن نہ دوه کالہ مخکینې چې کومه دلخراش واقعہ شوې وه، یقیناً هغه د هیریدو نه ده جناب سپیکر! او هغه نقش ده جی، زمونږ د ټولو په ذهنونو کینې، زمونږ د ټولو په زړونو کینې او یواځې دا نه، یواځې دا نه چې گنی زمونږه د مشرانو یا د بوداگانو په زړونو او په ذهنونو کینې نقش ده، نه، زمونږه د ځوانانو او زمونږه د بچو هم په زړونو او په ذهنونو کینې هغه نقش ده جی او حقیقت دا دے چې دا یو داسې واقعہ وه چې د هیریدو نه ده۔ زه د خپل طرف نه د خپلې پارټی، د عوامی نیشنل پارټی د ملگرو د طرف نه د دې سانحې دا دے پی ایس د شهداء په غم کینې برابر شریک یو، مونږ د خپل رب نه دا سوال کوو چې پروردگار ئے، یقیناً دغه شهداء دی، دوی تا بخینلی دی، دیکینې څه شک نشته، د دوی مرتبې نورې هم وچتې کړې، پروردگار ه او الله پاکه! دا کومه قربانی چې دوی ورکړې ده، زما د دې خاورې د پاره، زما د دې وطن د پاره، زما د دې خلقو د پاره، پروردگار ه دا قربانی رائیگان مه کړې او پروردگار ه! د دې هغه بڼه اثرات زمونږ په دې خاوره راولې۔ زه ډیره شکریه ادا کوم، جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب! آپ یہ اے پی ایس کے حوالے سے۔

جناب اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب اسد قیصر صاحب، اسد قیصر صاحب۔ شکریہ جناب اسد قیصر صاحب۔

جناب سپیکر: آج دن کوئی اور دن ہے یہ مطلب سیمپویشن۔۔۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ۔ جناب اسد قیصر صاحب! اس لئے، اس لئے جناب اسد قیصر صاحب!

وفا کرو گے وفا کریں گے

جفا کرو گے جفا کریں گے

آدمی ہے ہم تم جیسے

جو تم ادھر کرو گے

وہ ہم ادھر کریں گے

(تالیاں)

جناب سپیکر صاحب! میں نے ایک تحریک التواء جمع کرائی تھی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، آج ہماری۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب اسد قیصر صاحب! میں نے ایک تحریک التواء جمع کرائی تھی، میں نے ایک تحریک التواء جمع کرائی تھی، جس کو اندھیرے میں کچل دیا گیا۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب!

جناب سپیکر: مفتی جانان! آپ بات کر لیں۔

مفتی سید جانان: نلوٹھا صاحب! نلوٹھا صاحب!

جناب سپیکر: دیکھیں، آپ نے بڑی زیادتی کی ہے۔

مفتی سید جانان: سر، یو منٹ۔

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب۔

(شور)

جناب سپیکر: مفتی جانان صاحب پلیز!

مفتی سید جانان: نلوٹھا صاحب! آپ میری ایک گزارش سن لیں، آپ بیٹھ جائیں، نلوٹھا صاحب! میں گزارش کر رہا ہوں آپ سے، یہ صوبائی اسمبلی میرے خیال میں تمام صوبائی اسمبلیوں سے ایک الگ پوزیشن رکھتی ہے، میری آپ سے بھی گزارش ہے، حکومتی ارکان سے بھی میری گزارش ہے، مرکز میں جو لڑائی ہے، وہ وہی لڑی جائے، وہ وہی پر لڑنی چاہیے، آپ کو بھی لڑنی چاہیے، آپ کی جماعت کو بھی لڑنی چاہیے، پی ٹی آئی کو بھی لڑنی چاہیے، پی ٹی آئی کی لیڈر شپ کو بھی لڑنی چاہیے۔ میری آپ سے درخواست ہے، یہ کرسی بہت بڑی عزت والی کرسی ہے، اگر ہم اسی طرح ایک دوسرے کی بے عزتی کر لیں گے، یہ میرے خیال میں اچھی بات نہیں ہے، آپ ایک پارٹی کے بڑے لیڈر ہیں، آپ پارٹی کے نمائندے ہیں، میرے خیال میں یہ اسمبلی یہ اور اسمبلیوں سے کچھ الگ ہے، آپ سے میری یہ درخواست ہے کہ اگر آپ کسی کو بھی، آپ کے ساتھ مناسب نہیں ہے، دوسرے ساتھیوں کے ساتھ بھی مناسب نہیں ہے، اگر وہ ایسی زبان استعمال کریں تو میرے خیال میں اس اسمبلی کے جو اقدار ہیں، وہ مٹ جائیں گے، اسمبلی کی جو روایات

ہیں، وہ روایت خراب ہو جائے گی، اگر ہم ایک دوسرے کو ناموں سے بلائیں تو میرے خیال میں اس کا پھر، کل وزیر اعلیٰ صاحب تشریف فرما ہونگے، اگر ہم اس کو اسی طرح نام سے پکاریں تو میرے خیال میں یہ مناسب نہیں ہوگا، آپ سے میری درخواست ہے۔  
جناب سپیکر: راجہ فیصل صاحب! راجہ فیصل جی۔

جناب عنایت اللہ { سینیئر وزیر (بلدیات) }: مولانا صاحب نے بات کی۔۔۔۔۔  
جناب سپیکر: راجہ فیصل صاحب! بات کر لیں، اس کے بعد آپ کر لیں گے۔ جی عنایت خان! اوکے۔  
سینیئر وزیر (بلدیات): دیکھیں، میں صرف ان کو یہ کہنا چاہ رہا تھا، میں ان کے اوپر آوازیں نہیں کسنا چاہ رہا تھا، میں صرف ان کو یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ آج 16 دسمبر ہے، آج ہماری قومی اتفاق رائے کا دن ہے اور کل قومی اسمبلی کے اندر جو 15 دسمبر کو ہوا ہے، آج آپ نے Consensus create کیا تھا اور اپوزیشن کے ممبروں کے ساتھ بیٹھ کے آپ نے یہ Consensus create کیا تھا، مجھے تو آپ کا میج ملا، سچی بات ہے کہ مجھے کچھ بھی نہیں، آپ کا میج ملا کہ ہم روٹین ایجنڈے کے اوپر بات نہیں کریں گے اور 16 دسمبر کی مناسبت سے ہر پارلیمانی لیڈر بات کرے گا، ہم نے ایک اچھے Spirit اور Tone کے اندر اس پر بات شروع کی، کل جب اخبارات کے اندر رپورٹنگ ہوگی اور ہماری وہ پالیٹکس جو کہ ہم ادھر کھیلتے ہیں، وہ بھی اس دن کی مناسبت سے کہ جہاں ہمیں یگانگت اور یکسوئی کا مظاہرہ کرنا چاہیے جو ایک قربانیوں کا دن ہے تو میں Expect کر رہا تھا کہ نلوٹھا صاحب اس دن کی مناسبت سے بات کریں گے، میں ان سے آپ کے تھرو ریویسٹ کرتا ہوں کہ وہ جو قومی اسمبلی کے اندر ہوا، وہ نہیں ہونا چاہیے، ادھر اور ادھر نہیں ہوگا لیکن بہر حال اگر وہ اس حوالے سے کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اگلے دن کیلئے اس کو Reserve رکھیں اور اس دن آج وہ 16 دسمبر کی مناسبت سے بات کریں، اے پی ایس کے شہداء کے حوالے سے بات کریں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب بات کرنا چاہتے ہیں، اس کے بعد آپ، راجہ صاحب! ایک دو منٹ بات۔  
راجہ فیصل زمان: آزیبل سپیکر سر! پہلے تو میں آپ کو Appreciate کرونگا سر، آپ نے آج ان بچوں کے حوالے سے ایک پروگرام بھی کیا اور اس میں آپ نے دعا بھی کرائی اور اس پر مجھے خوشی ہوئی کہ آپ نے اس دن کو یاد رکھا اور ان فیملیز کو یاد رکھا لیکن سر، اس پورے ہال کو میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ ان



فیمیلیز کے کوئی Grievances ہیں، چاہے وہ ہم سے ہیں، چاہے صوبے سے ہیں، چاہے فیڈرل گورنمنٹ سے ہیں، ان کو اب بھی Grievances ہیں، ہم ٹی وی کے تھر و دیکھتے رہتے ہیں تو ان کی Consoling کیلئے سر، اگر کوئی صوبائی حکومت کی طرف سے کوئی پیشرفت ہو، کوئی ایسی چیز ہو، کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں سر! جن کی طاقت ہوتی ہے، کچھ کمزور ہوتے ہیں جن کے گھر کا سرمایہ ہی چلا جاتا ہے، تو اس میں سر! ہمیں تھوڑا سا سوچنا چاہیے کہ ہم ان کیلئے کیا کر سکتے ہیں سر، آج ہم جس جگہ اکٹھے ہوئے ہیں، اسی طرح ہماری پوری قومی قیادت اکٹھی ہوئی تھی، آپ کو یاد ہوگا، اس سے پہلے آپ کو یاد ہوگا، آپ خود 15 تاریخ کو، میں پرانی بات کرتا ہوں، کوئی جھگڑے کی بات نہیں کرتا، عمران خان صاحب خود دھرنے پر تھے لیکن 16 تاریخ کو انہوں نے دھرنا ختم کر دیا تھا اس ایشو کی وجہ سے، تو ہمیں بھی یہاں پر پوری صوبائی اسمبلی کی طرف سے میج جانا چاہیے کہ ہم اس ایشو پر سب بھائی اکٹھے ہیں، ہمارے Differences of opinion اپنی جگہ ہیں، رہیں گے، ہمارے ساتھ جس فورم پر بھی زیادتی ہوگی، وہ ہم آپ تک ضرور پہنچائیں گے، آپ تک بات کو ضرور لائیں گے، اپنا حق آپ سے ضرور مانگیں گے اور آپ سے ضرور لیں گے لیکن یہ بات آپ کو بتانی کہ صوبے کے حوالے سے جو بات بھی ہوگی لیکن ایم پی اے کا بھی کوئی Right ہوتا ہے سر، اس کو نہ Right ملے تو یہاں ہی Frustration نکال سکتا ہے۔ بہر حال آپ نے یہ دن ایک مختص کر دیا تھا، کئی بھائیوں کو شاید اس کا علم نہیں تھا کیونکہ آپ نے جب یہ کیا تھا، اس وقت چند لوگ تھے اور میرے خیال میں جب آپ نے آج اجلاس بھی ذرا جلدی شروع کیا ہے تو اس حوالے سے بہت سے لوگوں کو اتنا نہیں تھا، لوگ تو Net hydel profit اور اس کے حوالے سے آئے ہوئے تھے کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تھا، کسی کے ساتھ کیا ہوا تھا، سب دکھے ہوئے لوگ آئے ہوئے تھے تو ہم کسی اور کے دکھ میں آج شریک ہو رہے ہیں، اپنا دکھ تو ہم Monday سے شروع کریں گے۔

جناب سپیکر: آج کا دن ہم نے Purely dedicate کیا ہوا ہے اے پی ایس کے شہداء کیلئے۔۔۔۔۔

راجہ فیصل زمان: جی بالکل۔

جناب سپیکر: اور ہم چاہتے تھے کہ آج ہم ایک Unity کا اور اس کا اعلان کر لیتے ہیں، جس کو جو بھی کہنا چاہیے اور بھی دیں لیکن آج کا دن ہم نے۔

راجہ فیصل زمان: سر، اس میں ہم آرمی کے لوگوں کو جنہوں نے اس دن کے بعد جو محنت کی ہے، جو ہمارے پولیس کے افسران تھے، انہوں نے محنت کی ہے، اس کو ہمیں یہاں Appreciate کرنا چاہیے سر، آرمی کے کردار پر، جنرل راحیل شریف صاحب ریٹائر ہو چکے ہیں سر! انہوں نے ایک بڑا اچھا کردار ادا کیا ہے، انہوں نے بچوں کو بڑا Buck up کیا ہے، وہاں جا کے ان کو بڑا سپورٹ کیا ہے، اس لئے ہماری جتنی Law enforcing agencies ہیں، ان سب نے اچھا کام کیا ہے، فیڈرل گورنمنٹ نے بھی ایک اچھا کام کیا ہے کہ صوبے کے اندر جو معاملات ہیں، اس میں انہوں نے جدھر جدھر دہشتگردی تھی، اس میں آپ کو Full hand دیا ہوا ہے، آپ جو کارروائی ہے کریں۔

جناب سپیکر: فخر اعظم صاحب پلیز۔

جناب فخر اعظم وزیر: شکریہ جناب سپیکر صاحب، آج کا دن بڑے افسوس کا دن ہے کیونکہ آج ہمارے دل کے نکلڑے شہید ہوئے تھے، دو سال پہلے اور جس طرح عنایت صاحب نے کہا ہے کہ دسمبر کے مہینے سے ڈر لگتا ہے تو یہ بات آشکارہ ہے کہ دسمبر کے مہینے سے ہمیں واقعی ڈر لگ رہا ہے لیکن ہم مسلمان لوگ ہیں اور ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ ہم دسمبر اور فروری پر نہیں جاتے بلکہ جو اللہ نے کرنا ہوتا ہے، وہ ہوگا تو انشاء اللہ یہ جو انہوں نے قربانی دی ہے، یہ قربانی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے لیکن سپیکر صاحب! میں یہاں یہ بات Add کرنا چاہوں گا کہ یہ قربانی تو صرف انہوں نے دی ہے، ان بچوں نے اور آج کا دن تو ان کیلئے ہے لیکن اگر ہم پیچھے چلے جائیں، 2004 سے یہ سلسلہ شروع ہوا ہے اور 2004 سے یہ سلسلہ جب پہلی مرتبہ وزیرستان آپریشن شروع ہوا تو وہاں سے لیکر 2016 تک یعنی آج تک یہ سلسلہ جاری ہے اور اس میں ہمارے علماء کرام بھی شہید ہوئے ہیں، ہمارے بچے بھی شہید ہوئے ہیں، ہمارے وکلاء صاحبان بھی شہید ہوئے ہیں، ہمارے بیورو کریٹ صاحبان بھی شہید ہوئے ہیں، فوج بھی شہید ہوئی ہے تو یہ بات ہے کہ یہ تقریباً دس بارہ سال سے اس صوبے نے جو قربانی دی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسی قربانی ہماری تاریخ میں نہیں ملے گی۔ ہاں یہ بات بھی سب پر عیاں ہے کہ جب سے یہ واقعہ ہوا ہے، اس کے بعد ہماری Law enforcement agencies میں اور ہماری فوج میں جو ایک قوت آئی ہے اور ایک قوت کے ساتھ جو اس کے بعد لڑے ہیں تو دو سال کے بعد انہوں نے بالکل صوبہ خیبر پختونخوا کو امن کا گہوارا بنا دیا ہے، بالکل

اس میں کوئی شک نہیں ہے کیونکہ میرا خود بھی تعلق وزیرستان سے ہے، آج وزیرستان میں وہ چیز نہیں ہے، آج وزیرستان میں امن ہے، خواہ وہ شمالی وزیرستان میں ہو یا جنوبی وزیرستان میں ہو، دونوں جگہوں پر امن ہے اور پورے بنوں میں امن ہے اور پورے جنوبی اضلاع میں امن ہے تو یہ اگر آج ہمیں یہ امن ملا ہے تو ان بچوں کی قربانی کی وجہ سے ہمیں امن ملا ہے کیونکہ اس کے بعد ہماری جو پولیٹیکل فورس ہے اور ہماری جو عسکری قیادت ہے، وہ ایک بیچ پر آگئے تھے اور اس کے بعد ایک قوت سے لڑے ہیں اور ایسی قوت سے لڑے ہیں کہ میں یہ کہوں گا کہ اس کے بعد امن جو ہمارے سامنے آگیا ہے تو وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے اور باقی میں سب کیلئے یہ بات اور ایک میسج دوں گا کہ یہاں پر مسلم لیگ بیٹھی ہوئی ہے، ہماری پارٹی بھی ہے، جماعت اسلامی بھی ہے اور پی ٹی آئی بھی ہے کہ آج کا دن لڑنے جھگڑنے کا نہیں ہے، آج کا دن اتفاق و اتحاد کا دن ہے کیونکہ وہ دن یاد رکھو جب تمہارے بچوں کو ذبح کیا جا رہا تھا، ایسا تو چنگیز خان اور ہلا کو خان نے کیا ہو گا، تو خدا کیلئے آج کے دن لڑومت، ہمارے سپیکر صاحب ہیں، Respectable ہیں اور ایک بات یاد کریں کہ ہمارے سپیکر صاحب تو میں کہوں گا کہ لاکھوں میں ایک ہیں کیونکہ ہمارے سپیکر صاحب جو ہمارے (تالیاں) ہیں، جو ہمیں موقع دے رہے ہیں اور ہمارے اندر ایک Political vision سب کو دے رہے ہیں تو ایسے سپیکر تو میں کہتا ہوں کہ چاروں صوبوں میں نہیں ہے، تو اپنے سپیکر کا لحاظ کریں، ان کا جو ہمارے ساتھ ایک سلوک ہے، اس کو میں Appreciate کرتا ہوں اور آج کا دن ہمیں ایک اتفاق و اتحاد کا دن ہے اور اس میں یہ لڑنا اور جھگڑنا چھوڑ دیں اور پاکستان کیلئے سوچیں کیونکہ صرف یہ نہیں ہے کہ آج ہمیں امن ملا، امن تو ملا ہے لیکن اس کے علاوہ ہمیں ایک سوچ Create کرنی چاہیے کہ آگے کیا کرنا چاہیے، آگے اس صوبے کیلئے کیا کرنا چاہیے، اس ملک کیلئے کیا کرنا چاہیے کیونکہ جب چھوٹے بچوں نے یہ قربانی دی ہے تو ہم کیا قربانی دیں گے؟ ہم یہ قربانی دیں گے کہ عہد کریں گے کہ اس پاکستان کے ساتھ ہم نے Loyal ہونا ہے، اس سر زمین کے ساتھ Loyal ہونا ہے، اس کیلئے قربانی دینی ہے اور اس کیلئے ایسی قربانی دینی ہے کیونکہ ہم سیاسی لوگ ہیں، آج میں ایک ایم پی اے ہوں، میں کیا قربانی دے سکتا ہوں، میں بہت قربانی دے سکتا ہوں، اگر میں چاہوں، ایک بچہ یہ قربانی دے سکتا ہے کہ اپنے آپ کو قربان کر سکتا ہے تو میں نہیں

كر سكتا؟ ميں اس سرزمين كيلئے انشاء اللہ قربانى بهى دونگا، يه سب نے عهد كرنا هے، سارے سياسى لوگوں نے عهد كرنا هے اور جتنے بهى طبقے كے لوگ هيں، سب نے عهد كرنا هے۔ تخنيك يوجى، بهت شكر يه۔

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 pm of Monday, 19<sup>th</sup> December, 2016.

---

(اجلاس بروز سوموار مورخه 19 دسمبر 2016ء بعد از دوپہر دو بجے تک كيلئے ملتوى هوگيا)